مفتی عبد الصبور
مدرس جامعہ ابو ہریرۃ نوشہرہ

مقبول ومحبوب مفسر ومحدث

بندہ بروز جمعۃ المبارک صلوۃ العصر سے فارغ ہوکر مسجد سے نکل آیا کہ اچانک شیخ الحدیث مولانا عبد القیوم حقانی صاحب زید مجدہم نے بندہ سے دردمندانہ لہجہ میں فرمایا شیخ الحدیث مولانا سید ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب المدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ انتقال کر گئے ،اللھم اغفرلہ مغفرۃ ظاھر ۃ وباطنۃ لا تغادر ذنبا

بندہ نے فوراًانا للہ وانا الیہ راجعون، اللھم لا تفتنا بعدہ ولا تحرمنا اجرہ کا ورد شروع کی یہ مسنون عمل ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنن نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے والے بنادے آمین۔

خاندانی تعلق

مفسر کبیر محدث العصر حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے راقم الحروف کے والد محترم قدیم فاضل دار العلوم حقانیہ فضیلۃ الشیخ مولانا ولی محمد صاحب مدظلہ سے دیرینہ قلبی تعلقات تھے ،حضرت شیخؒ جب مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا میں مقیم تھے ،تو وہ اور والد محترم "تھادوا تحابوا" (الحدیث) پر عمل فرماتے اور خصوصی ہدایا وتخائف ارسال خدمت فرماتے۔

پہلی ملاقات

راقم الحروف درجہ رابعہ میں جب پڑھتا رہا تو بحکم والد ماجد ہم دو بھائی مولوی عبد القدیر صاحب زید مجدہم اور راقم شیخ مکرم کے ملاقات کے لئے منبع العلوم میران شاہ حاضر خدمت ہوئے شیخ مکرم نے پر تکلف ضیافت سے نوازا اور ہم دونوں بھائیوں نے بخاری شریف اور ترمذی شریف کے مدلل مفصل متبرہن دروس حسن وار لہجہ میں سن لئے طلبہ کرام اور سب حاضرین نزول سکینہ کا مشاہدہ کرتے رہے اور وجد آفرین انداز میں دروس ضبط کرتے رہے اللھم ارزقنا علما نافعا۔

بعد میں حضرت شیخؒ نے دودھ پتی لب دوز لب سوز لبریز صفات پر مشتمل منگوالی اور فنجان چائے میں گلاب کے پتے ڈال دئے فرمایا یہ قوت حافظہ اور بینائی کے لئے مفید ہے ہم چھوٹے طالب علموں کو دست شفقت اور ضیافت مبارکہ دیکر ڈھیروں دعاؤں سے رخصت فرمایا جزاھم اللہ جزاء موفورا آمین

اجازت حدیث اور دعائے خدمت

راقم الحروف ایک مرتبہ حضرت شیخ اقدس علیہ الرحمۃ کے علمی مجلس میں مع احباب ورفقاء کے شریک ہوا، بندہ نے اجازت حدیث کی عاجزانہ درخواست پیش کی حضرت شیخؒ نے فورا بخاری شریف کی اول وآخر حدیث شروع فرمائی اور بندہ ساتھ ساتھ پڑھتا رہا اجازت حدیث کے فورا بعد دعا شروع کی محبت ومؤدت اور عاجزانہ انکسارانہ انداز میں ڈھیروں دعائیں دی ،اور فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو علم حدیث درس حدیث عمل بالحدیث اور اشاعۃ حدیث سے منور ومعطر فرماوے الحمد للہ والشکر للہ اسی سال بندہ کو اکابرین مدرسہ نے دورہ حدیث میں صحیحین آخرین اور شمائل ترمذی کی اسباق حوالہ کیں اور بفضل اللہ تعالیٰ تا حال پڑھانے کی توفیق جاری وساری ہے

یادگار جنازہ اور تاریخی شرکت صالحین

ہمارے شیخ واستاد الکل فنا فی العلم قاضی حمید اللہ جان صاحبؒ فرماتے تھے کہ امام احمد بن حنبلؒ کا جنازہ جیل سے نکالا گیا اور جنازہ میں تا حد نگاہ لوگ تھے،آسمان سے آواز آئی،ھکذا جنائز أئمة السنة کہ سنت پر چلنے والے علماء کے جنازے اس طرح ہوتے ہیں حضرت شیخؒ مکرم کے جنازے میں طلباء قراء حفاظ علماء فقہاء مرشد صالحین حضرات کی اکثریت تھی ،اور اکابرین صالحین سلف صالحین کے جنازوں جیسی واقعات کی یاد دلا دی۔

حضرت شیخؒ کی علمی عملی مساعی جمیلہ کی تعریف وتوصیف

امام بخاریؒ نے باب قائم کیا باب ماجاء فی ثناء الناس علی ا لمیت لوگوں کی میت کی تعریف کرنا جس میت کے لئے صالحین کی ایک جماعت اچھا ہونے کی گواہی دے بشرطیکہ وہ گواہی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہو اوپری دل سے نہ ہو اور بغیر ریاء کے ہو نمائش کیلئے نہ ہو اور ریت رواج کی موافقت میں نہ ہو کیونکہ رواجی طور پر تو ہر مرنے والے کو پسماندگان کی دل جوئی کے لئے اچھا کہتے ہیں تو یہ شہادت اس میت کی ناجی ہونے کی علامت ہے یعنی قطعی بات تو نہیں کہہ سکتے مگر علامت ضروری ہے کہ یہ شخص جنتی ہے اسلئے کہ صالحین کے دلوں میں یہ باتیں غیب سے ڈالی جاتی ہیں ایہام کی جاتی ہیں اور انکی زبانیں غیب کی ترجمانی کرتی ہیں پس ان کا کہنا اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے۔

مفسرین محدثین مرشدین صالحین سب شیخ مکرمؒ کی تعریف توصیف میں اور ان کی علمی عملی تدریسی تبلیغی ارشادی اور اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے مساعی جمیلہ بیان کرنے میں رطب اللسان تھے ،حضرت شیخؒ مفسر ومحدث وقت تھے ،ولی کامل کامل مبلغ اسلام مصنف ومؤلف وقت تھے ،اشاعت اسلام ترویج دین کیلئے ہر ممکنہ سعی خندہ پیشانی سے فرماتے تمام اہل اسلام کیلئے مخدوم اور معاملہ فہم فعال مگر انتہائی متواضع مزاج سنت پر فدا مرد درویش تھے اللہ تعالیٰ انکی تمام مساعی اور تمام افادات تالیفات خصوصا تفسیر الحسن البصری اور دیگر قلمی خدمات قبول فرمادیں اور پسماندگان کو ان کے مشن جاری وسنبھالنے کی توفیق فرمایں۔